بسم اللہ الرحمن الرحیم

① وہ لفظ جو ایسے افراد کو شامل ہو جو مختلفۃ الحدود ہوں علی سبیل البدل وہ ـــــ کہلاتا ہے۔

(الف) مؤول (ب) محکم (ج) مشترک۔

② مشترک کی تعریف میں افراد سے مراد وہ ہے جو ـــــ سے اوپر ہو۔

(الف) دو سے (ب) ایک سے (ج) تین سے۔

③ افراد کی وضاحت "ما فوق الواحد" سے کی تاکہ مشترک ـــــ دو معانی شامل ہو جائے۔

(الف) صرف دو معنوں (ب) صرف ایک معنی (ج) تمام معنوں۔

④ شامل للافراد اپنے سے ـــــ خارج ہو گیا مشترک کی تعریف سے۔

(الف) عام (ب) خاص (ج) مؤول۔

⑤ مصنف علیہ الرحمہ کا قول مختلفۃ الحدود ـــــ کو مشترک کی تعریف سے خارج کرتا ہے۔

(الف) عام (ب) مشترک (ج) مؤول۔

⑥ مصنف کا قول علی سبیل البدل ـــــ کیلئے ہے۔

(الف) بیانِ واقع (ب) بیان خاطی (ج) بیان بدل۔

⑦ مصنف کا قول علی سبیل البدل امام شافعی کے قول ـــــ سے احتراز ہے۔

(الف) سبیل القبول (ب) علی سبیل الشمول (ج) علی سبیل اللزوم

⑧ لفظ قرء مشترک ہے ـــــ اور ـــــ کے درمیان۔

(الف) طہر اور حیض (ب) حیض اور استحاضہ (ج) استحاضہ اور طہر

⑨ امام شافعی قرء سے ـــــ مراد لیتے ہیں

(الف) حیض (ب) طہر (ج) استحاضہ۔

⑩ امام اعظم علیہ الرحمہ قرء سے ـــــ مراد لیتے ہیں۔

(الف) طہر (ب) حیض (ج) استحاضہ۔

⑪ مشترک کا حکم توقف ہے تأمل کی شرط کیساتھ تاکہ مشترک کے معانی میں سے ایک معنی کو ترجیح پا جائے تاکہ اس پر ـــــ ہو سکے۔

(الف) عمل (ب) خلل (ج) جرم۔

⑫ مشترک کا حکم توقف ہے ـــــ کی شرط کیساتھ۔

(الف) تأمل (ب) تجسس (ج) تحمل۔

⑬ توقف کیا جائے معانی میں سے معنی متعین کے ـــــ سے۔

(الف) اعتقاد (ب) احتیاج (ج) اجتماع

(14) - مشترک کے معانی میں سے ایک معنی معین کے اعتقاد سے توقف کیا
اور عمل کرنے کیلئے نہ کہ ،،،،،،،، کیلئے کسی ایک فرد کو ترجیح دینے کیلئے نامل۔
(الف) علم قطعی (ب) علم ظنی (ج) علم لدنی۔
(15) - اقل جمع کا اطلاق ،،،،،،،، پر ہوتا ہے۔
(الف) تین افراد (ب) پانچ افراد (ج) دس افراد
(16) - لغت ،،،،،،،، جمع اور انتقال کے معنی میں ہے۔
(الف) قرء (ب) حیض (ج) استحاضہ۔
(17) - ایام طہر میں جمع ہونے والی چیز ،،،،،، ہے۔
(الف) حیض (ب) خون (ج) پانی۔
(18) حیض اگر خون ہے تو وہ ،،،،،، جمع ہے اور ،،،،، جمع اگرچہ
جامع نہیں۔
(الف) مجتمع اور منتقل (ب) جامع اور منتقل (ج) مشتمل اور مجتمع
(19) - وہ کہ جو نہ جامع ہے نہ مجتمع اور نہ منتقل وہ تو ،،،،،، ہے۔
(الف) طہر (ب) حیض (ج) استحاضہ
(20) - اگر ایام دم کا نام حیض ہے تو وہ محل اجتماع اور محل ،،،،،،، ہے
(الف) انحطاط (ب) انتقال (ج) انفطار
(21) احناف کے نزدیک مشترک کیلئے عموم ،،،،،،،۔
(الف) ہے (ب) نہیں ہے (ج) حرام ہے۔
(22) حضرت امام ،،،،،،، نے فرمایا کہ مشترک کے ذریعے ایک ساتھ دو معنی
مراد لینا جائز ہے۔
(الف) سیوطی (ب) امام ابن حجر عسقلانی (ج) امام شافعی۔
(23) صلاۃ کی نسبت اگر اللہ عزوجل کی طرف ہو تو معنی ،،،،،،، ہے۔
(الف) رحمت (ب) برکت (ج) زحمت۔
(24) فالصلاۃ من الملائکۃ ،،،،،، ہے۔
(الف) استقبال (ب) استفسار (ج) استغفار۔
(25) ہم کہتے ہیں کہ ان اللہ وملائکتہ والی آیت کو اس لیے لایا گیا
ہے تا مومنین پر اللہ اور فرشتوں کی ،،،،، واجب ہو جائے
(الف) اقتداء (ب) اهتداء (ج) اجتماع۔
(26) مومنوں پر اللہ عزوجل اور اسکے فرشتوں کی اقتدار لازم نہیں
ہوگی مگر ایسے معنی کو مراد لے کر جو ،،،،،، ہوں اور سب کو شامل ہو
(الف) عام (ب) خاص (ج) مشترک۔

(27) امام ...... کے نزدیک ...... میں عمومِ مجاز جائز ہے۔
(الف) امام مالک، مشترک (ب) امام اعظم، عام (ج) امام شافعی، مشترک۔

(28) عند الشافعی علیہ الرحمہ مشترک میں اس شرط کیساتھ عموم جائز ہے کہ مشترک اور عمومِ مجاز کے درمیان ...... نہ ہو۔
(الف) اتصال (ب) تضاد (ج) اجتماع۔

(29) ایک لفظ سے ایک وقت میں دونوں معنی مراد لینا عندنا ...... ہے
(الف) جائز ہے (ب) ناجائز ہے (ج) حرام ہے۔

(30) ایک لفظ سے ایک ہی وقت میں دو معنی مراد نہیں ہو سکتے کیونکہ واضع نے اس لفظ کو ایک معنی کیلئے اس طرح خاص کیا ہے کہ اس کے علاوہ کوئی معنی ...... نہ ہو۔
(الف) مراد (ب) مثال (ج) غیر مراد۔

(31) وہ لفظِ مشترک جس کے کوئی ایک معنی غالب رائے سے راجح ہو جائیں وہ ...... ہے
(الف) عام (ب) خاص (ج) مؤوّل۔

(32) جب مشترک کے دو معنوں میں سے ایک معنی ...... کی تاویل سے ترجیح پا جائے تو وہ مشترک مؤوّل ہو جائے۔
(الف) مجتہد (ب) مفتکر (ج) مجتنب۔

(33) مؤوّل کو ...... کی اقسام سے شمار کیا گیا ہے اگرچہ وہ فعلِ تاویل سے حاصل ہے
(الف) معنی (ب) نظم (ج) دونوں

(34) حکم تاویل کے بعد ...... کی طرف منسوب ہوتا ہے
(الف) صیغہ (ب) غیر صیغہ (ج) مجتہد

(35) مصنف نے مؤوّل کی تعریف کو من المشترک کیساتھ مقید کیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہاں وہی مؤوّل مراد ہے جو ...... کے بعد ہوتا ہے۔
(الف) عام (ب) خاص (ج) مشترک۔

(36) خفی، مشکل، مجمل کا خفاء جب دلیلِ ظنی سے زائل ہو جائے تو وہ بھی ...... ہو جاتے ہیں۔
(الف) مؤوّل (ب) مشترک (ج) عام۔

(37) مؤوّل میں غالب رائے سے مراد ...... ہے چاہے وہ خبرِ واحد یا قیاس سے حاصل ہو۔
(الف) ظنِ غالب (ب) ظنِ قطعی (ج) ظنِ احتمالی۔

(38) مؤوّل کا حکم یہ ہے کہ اس پر ...... کے احتمال کیساتھ عمل کرنا واجب ہے
(الف) شمول (ب) بدل (ج) غلطی۔

(39) مجتہد کی تاویل سے جو معنی متعین ہوں اس پر عمل کرنا واجب ہے یہ حکم ...... کا ہے۔
(الف) مشترک کا (ب) مؤوّل (ج) خاص۔

Scanned with CamScanner

(40) مؤول ـــــ ہے۔
(الف) ظنی (ب) قطعی (ج) دونوں۔
(41) مؤول کے منکر کو کافر ـــــ کہا جائے گا۔
(الف) نہیں (ب) ضرور (ج) ہمی۔
(42) ظاہر نام ہے ـــــ کا
(الف) کلمہ (ب) کلام (ج) حرف۔
(43) ظاہر اس کلام کا نام ہے کہ مراد سننے والے کیلئے اس کے ـــــ سے ظاہر ہو جائے۔
(الف) صیغہ (ب) کلمہ (ج) بولنے۔
(44) ظاہر میں صیغہ پر کسی دوسری چیز کی زیادتی ـــــ جائے گی
(الف) کی جائے (ب) نہیں کی (ج) دونوں صورتیں جائز ہیں۔
(45) ظاہر میں شرط یہ ہے کہ سننے والا اہل ـــــ سے ہو۔
(الف) لسان (ب) کتاب (ج) نحاۃ۔
(46) ظاہر کی تعریف میں ظہور سے مراد ظہور ـــــ ہے۔
(الف) عرفی (ب) اصطلاحی (ج) لغوی
(47) ظاہر کا حکم یہ ہے کہ اس پر عمل ـــــ ہے۔
(الف) مستحب ہے (ب) حرام (ج) واجب۔
(48) ظاہر کا حکم یہ ہے کہ اس پر ـــــ طور پر عمل واجب ہے۔
(الف) ظنی غالب (ب) قطعی اور یقینی (ج) استحبابی۔
(49) ظاہر کے ذریعے حدود و کفارات کا اثبات ـــــ ہے۔
(الف) صحیح (ب) مکروہ (ج) متروک۔
(50) ظاہر مجاز کا احتمال رکھتا ہے لیکن یہ احتمال ـــــ کے بغیر پیدا ہوتا ہے۔
(الف) دلیل (ب) سکوت (ج) عدم سکوت۔
(51) نص ـــــ ہے۔
(الف) کلمہ (ب) کلام (ج) مفرد۔
(52) نص وہ کلام ہے جو ظاہر کی نسبت زیادہ ظاہر ہو لیکن یہ وضاحت ـــــ کی طرف سے توضیح معنی کے سبب ہوتی ہے نہ کہ صیغہ کے سبب۔
(الف) متکلم (ب) مخاطب (ج) غائب۔
(53) نص میں سوق ـــــ ہے۔
(الف) شرط (ب) فرض (ج) واجب۔
(54) ـــــ میں عدم سوق شرط ہے۔
(الف) نص (ب) ظاہر (ج) مفسر۔

Scanned with CamScanner

55) نص اور ظاہر کے درمیان نسبت ـــــ ہے۔

(الف) تساوی (ب) تباین (ج) عموم خصوص مطلق۔

56) جاءنی القوم یہ کلام قوم کی آمد کے سلسلے میں ـــــ ہے۔

(الف) ظاہر (ب) نص (ج) مفسر۔

57) "جاءنی القوم حین رأیت فلانا" تو یہ کلام رؤیت میں ـــــ اور قوم کی آمد کے سلسلے میں ـــــ ہے۔

(الف) نص، ظاہر (ب) ظاہر، نص (ج) نص، مفسر۔

58) متقدمین کے مطابق ظاہر اور نص کے درمیان نسبت ـــــ ہوگی۔

(الف) تباین (ب) تساوی (ج) عموم خصوص مطلق۔

59) جو معنی نص سے واضح ہوں اس پر عمل کرنا ـــــ ہے۔ علی احتمال تاویل

(الف) واجب (ب) غیر واجب (ج) مکروہ۔

60) نص میں مجاز کے ضمن میں ـــــ کا احتمال بھی ہوتا ہے۔

(الف) تاویل (ب) ترکیب (ج) تطبیق۔

61) نص میں تاویل کبھی تخصیص کے ضمن میں ہوتی ہے کہ نص عام ہو ـــــ کا احتمال رکھتی ہو۔

(الف) تخصیص (ب) تعمیم (ج) دونوں کا۔

62) کبھی نص غیر تخصیص کے ضمن میں ہوتی ہے کہ نص حقیقت ہو ـــــ کا احتمال رکھتی ہو۔

(الف) ظاہر (ب) مفسر (ج) مجاز۔

63) مفسر وہ ـــــ ہے۔

(الف) لفظ ہے (ب) کلام (ج) حرف۔

63) وہ کلام جس میں نص سے زیادہ وضاحت ہو اس طریقہ پر کہ اس کے ساتھ تاویل اور تخصیص کا احتمال باقی نہ رہے۔ وہ ـــــ ہے۔

(الف) محکم (ب) متشابہ (ج) مفسر۔

64) کلام مجمل ہو پھر حضور علیہ السلام کا قول یا فعل کا قطعی بیان اس کو لاحق ہو جائے تو وہ ـــــ بن جائے گا۔

(الف) مفسر (ب) محکم (ج) نص۔

65) نسخ کے احتمال کی بنیاد پر عمل کرنا واجب ہے یہ حکم ـــــ کا ہے۔

(الف) محکم (ب) مفسر (ج) ظاہر۔

66) منسوخ ہونا ـــــ کے زمانے کے ساتھ خاص تھا۔

(الف) صحابہ کرام علیہم الرضوان (ب) تابعین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔
(ج) حضور علیہ السلام۔

Scanned with CamScanner

(67) حضور علیہ السلام کے بعد سارا قرآن مجید ـــــــ ہو گیا ہے

(الف) محکم (ب) ظاہر (ج) متشابہ۔

(68) اس زمانے میں قرآن مجید نسخ کا احتمال ـــــــ ہے۔

(الف) رکھتا (ب) نہیں رکھتا (ج) ممکن ہے ایسا ہونا

(69) وہ کلام جس کی مراد قوی اور مضبوط ہو اور نسخ و تبدیل کا محتمل نہ ہو تو وہ ـــــــ کہلاتا ہے۔

(الف) مفسّر (ب) محکم (ج) نصّ۔

(70) محکم کی تعریف میں احکام کو عن کہنا کو متعدی کرنا ـــــــ کے معنی کی تضمین کیلئے ہے۔

(الف) اجتناب (ب) اجتماع (ج) امتناع

(71) آیاتِ توحید اور صفاتِ باری تعالیٰ میں احتمالِ نسخ کا انقطاع ـــــــ معنی کی وجہ سے ہے۔

(الف) ذاتی (ب) عطائی (ج) ذاتی + عطائی دونوں

(72) مصنف نے محکم کی تعریف میں ازداد کا لفظ ذکر نہیں کیونکہ ظہور کے مراتب ـــــــ پر پورے ہو گئے۔

(الف) مفسّر (ب) محکم (ج) مجمل۔

(73) بغیر احتمال کے عمل کرنا واجب ہے یہ حکم ـــــــ کا ہے۔

(الف) مفسّر (ب) محکم (ج) نصّ۔

(74) یقین کا فائدہ دینے میں تمام قطعیات سے افضل اور اکمل ـــــــ ہے۔

(الف) محکم (ب) مجمل (ج) مفسّر۔

(75) "احلّ اللہ البیع وحرّم الربوٰ" ـــــــ اور ـــــــ کی مثال ہے

(الف) ظاہر + محکم (ب) مفسّر اور مجمل (ج) ظاہر اور نصّ۔

(76) "احلّ اللہ البیع وحرّم الربوٰ" ـــــــ کے حق میں ظاہر ہے۔

(الف) سود کی حرمت (ب) بیع کے حلال ہونے (ج) الف اور ب دونوں۔

(77) احلّ اللہ البیع وحرّم الربوٰ ـــــــ کے بارے میں نصّ ہے۔

(الف) سود اور بیع کے جدا جدا ہونے (ب) بیع کے حلال ہونے (ج) سود کے حلال ہونے

(78) کفار سود کے ـــــــ ہونے کا اعتقاد رکھتے تھے۔

(الف) حرام (ب) حلال (ج) حرام و حلال دونوں کا۔

Scanned with CamScanner

(79) کفار نے کہا کہ سود اور بیع ______ ہیں۔

(الف) جدا جدا (ب) ایک جیسے (ج) عین ایمان

(80) فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلث ورباع" یہ آیت اباحتِ نکاح کے بارے میں ______ ہے۔

(الف) نص (ب) ظاہر (ج) مفسّر

(81) فانکحوا ما طاب الخ یہ آیت ______ ہے عدد کے بارے میں۔

(الف) نص (ب) ظاہر (ج) محکم۔

(82) "فسجد الملائکۃ کلھم اجمعون" یہ ______ کی مثال ہے۔

(الف) محکم (ب) مفسّر (ج) ظاہر۔

(83) فسجد الملائکۃ الخ یہ آیت ______ کے بارے میں نص ہے۔

(الف) سجودِ ملائکہ (ب) تعظیمِ آدم علیہ السلام (ج) عدد کے بارے

(84) فسجد الملائکۃ یہ آیت ______ کے بارے میں ظاہر ہے۔

(الف) سجود ملائکہ (ب) تعظیم آدم علیہ السلام (ج) عدد کی معرفت

(85) فسجد الملائکۃ ... اجمعون - اس آیت میں تخصیص کے احتمال کو ______ نے اور تاویل کے احتمال کو ______ نے ختم کر دیا۔

(الف) کلھم اور اجمعون (ب) اجمعون اور کلھم (ج) کلھم اور کلھم

(86) (فسجد الملائکۃ ... اجمعون) یہ تمام وجوہ سے مفسّر ______ ہے۔

(الف) ہیں (ب) نہیں (ج) کبھی یہی نہیں۔

(87) فسجد الملائکۃ الخ میں استثناء ______ ہے۔

(الف) متصل (ب) منقطع (ج) مفرغ

(88) اِنَّ اللہ بکلِّ شئیٍ علیم٥ یہ آیت ______ کی مثال ہے

(الف) محکم (ب) مفسّر (ج) نص۔

(89) اِنَّ اللہ بکل شئ علیم ٥ یہ آیت تاویل اور تنسیخ کا احتمال ______ رکھتی ہے

(الف) نہیں (ب) ہے (ج) کبھی نہیں کبھی رکھتی۔

(90) - ظاہر، نص، مفسّر، محکم یہ تمام ______ ہیں

(الف) ظنی (ب) قطعی (ج) ظنی اور قطعی۔

(91) ظاہر، نص، مفسّر، محکم کے درمیان ظنیّت اور قطعیت میں فرق ظاہر ______ ہوگا۔

(الف) نہیں ہوگا (ب) کبھی ہوگا کبھی نہیں (ج) دونوں جائز ہیں

Scanned with CamScanner

(92) - فانکحوا ما طاب لکم - الخ اور أحل لکم ما وراء ذلکم - الخ یہ ____ اور ____ کے درمیان تعارض کی مثال ہے

(الف) نص اور ظاہر (ب) نص اور مفسر (ج) مفسر اور نص

(93) - فانکحوا ما طاب لکم - الخ یہ آیت چار پر حصر کیے بغیر ____ محللات کے حلال ہونے میں ____ ہے۔

(الف) تمام، ظاہر (ب) دو، مفسر (ج) متعین، محکم۔

(94) - أحل لکم ما وراء ذلک - الخ چار سے تجاوز نہ کرنے کے بارے میں ____ ہے

(الف) نص (ب) ظاہر (ج) مفسر۔

(95) حدیث "المستحاضة تتوضأ لکل صلوٰۃ" اور المستحاضة تتوضأ لوقت کل صلوٰۃ یہ آیت ____ اور ____ کے درمیان تعارض کی مثال ہے۔

(الف) نص اور مفسر (ب) ظاہر اور مفسر (ج) محکم اور مفسر۔

(96) المستحاضة تتوضأ لکل صلوٰۃ یہ حدیث ظاہر ____ کیلئے ____ کا تقاضا کرتی ہے

(الف) نماز، وضو (ب) تلاوت، غسل (ج) رکعت، تیمم۔

(97) نص اور مفسر میں سے ترجیح ____ کو ہوگی۔

(الف) نص (ب) مفسر (ج) دونوں کو۔

(98) ظاہر اور نص میں سے ترجیح ____ ہوگی۔

(الف) مفسر کو (ب) محکم کو (ج) دونوں کو نہیں۔

(99) آیت "واشهدوا ذوی عدل منکم" اور "ولا تقبلوا لهم شهادة أبدا" ____ اور ____ کے درمیان تعارض کی مثال ہے۔

(الف) مفسر، محکم (ب) ظاہر، نص (ج) مجمل، متشابہ۔

(100) - "إنه إذا تزوج إمرأة إلى شهر أنه متعة" یہ مسئلہ ____ اور ____ کے درمیان تعارض کی مثال۔

(الف) نص اور مفسر (ب) ظاہر اور مفسر (ج) محکم اور ظاہر۔

(101) "إذا تزوج إمرأة" میں تزوج ____ ہے نکاح میں۔

(الف) نص (ب) ظاہر (ج) مفسر

"إذا تزوج إمرأة إلى شهر" میں الی شہر ____ ہے۔

(الف) محکم (ب) مفسر (ج) مجمل۔

(102) - إذا إمرأة إلى شهر ____ ہونے کا احتمال رکھتا ہے

(الف) متعہ (ب) نکاح (ج) نکاح وقتی۔

Scanned with CamScanner

(103) وہ کلام جس کی مراد صیغہ کے علاوہ کسی عارض کی وجہ سے پوشیدہ ہو وہ ____ ہے
(الف) خفی (ب) مشکل (ج) متشابہ۔

(104) ____ کی مراد بغیر طلب کے حاصل نہیں ہو سکتی۔
(الف) مشکل (ب) خفی (ج) مجمل۔

(105) ____ کا حکم یہ ہے کہ اس میں غور و فکر کرنا ہے اس حد تک کہ یہ معلوم ہو جائے کہ خفاء زیادتی معنی کی وجہ سے ہوا یا کمی کی وجہ سے۔
(الف) مشکل (ب) خفی (ج) مجمل۔

(106) اگر خفاء نقصانِ معنی کی وجہ سے ہو تو حکم ____ جائے گا۔
(الف) لگایا جائے گا (ب) نہیں لگایا جائے (ج) دونوں غلط۔

(107) آیت "السارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما" ____ کی مثال ہے۔
(الف) مفسر (ب) محکم (ج) خفی۔

(108) السارق ... ایدیھما ____ اور ____ کے بارے میں خفی ہے۔
(الف) جیب کترے اور کفن چور (ب) زانی اور زانیہ (ج) کفن چور اور زانی۔

(109) طرار اور نباش اہلِ زبان کے عرف میں ____ کے علاوہ میں مستعمل ہیں۔
(الف) سارق (ب) زانی (ج) ضارب۔

(110) جیب کترے کا نام دوسرا نام لینا تو خاص ہونا سرقہ کے معنی میں ____ کی وجہ سے ہے۔
(الف) کمی (ب) زیادتی (ج) دونوں نہیں۔

(111) مالِ محترم محفوظ کو چپکے سے لے لینا ____ کہلاتا ہے۔
(الف) سرقہ (ب) ضرب (ج) غصب۔

(112) نباش میں سرقہ کے معنی کی ____ ہے۔
(الف) زیادتی (ب) کمی (ج) بہت کمی۔

(113) قطع ید کا حکم ____ کی طرف متعدی کیا گیا ہوں کہ اس میں معنی کی ____ ہے
(الف) طرار، زیادتی (ب) نباش، کمی (ج) طرار، کمی۔

(114) ____ اور ____ کے نزدیک ہر حال میں کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا
(الف) امام ابو یوسف اور امام شافعی (ب) صاحبین اور زفر (ج) طرفین اور امام زفر

(115) حدیث "جس نے کفن چرایا ہم اس کا ہاتھ کاٹیں گے" ____ پر محمول ہے۔
(الف) سیاست (ب) حکمت (ج) دونوں پر۔

(116) وہ کلام جو اپنے جیسے بہت سے کلاموں میں مل جائے وہ ____ کہلاتا ہے۔
(الف) ظاہر (ب) نص (ج) مشکل۔ (د) مجمل۔

(117) "رجل غریب اختلط بسائر الناس بتغییر لباسه وھیئتہ" یہ ـــــ کی مثال ہے
(الف) مشکل (ب) مجمل (ج) متشابہ۔
(118) ـــــ کا حکم اس کلام سے شارع کی مراد کے حق ہونے کا اعتقاد رکھنا ہے
(الف) مشکل (ب) مفسّر (ج) متشابہ۔
(119) مشکل میں تأمل کیا جاتا ہے کہ یہ کلام کس کس ـــــ میں مشتمل ہے۔
(الف) مفہوم (ب) لغت (ج) معنی۔
(120) "فأتوا حرثکم انّی شئتم" یہ آیت ـــــ کی مثال ہے۔
(الف) مفسّر (ب) مجمل (ج) مشکل۔
(121) "فأتوا حرثکم انّی شئتم" میں انّی ـــــ ہے۔
(الف) مجمل (ب) مشکل (ج) مفسّر
(122) اگر انّی ـــــ کے معنی میں ہو تو اس کا مطلب ہے کہ آگے سے آؤ یا پیچھے سے
(الف) من أین (ب) إلی أن (ج) إلّا أن۔
(123) - اگر انّی من أین کے معنی میں ہو تو وطی دبر ـــــ ہو جائے گی۔
(الف) حرام (ب) مکروہ (ج) حلال۔
(124) اگر انّی ـــــ کے معنی میں ہو تو یہ معنی ہوں گے کہ تم جس حالت میں آؤ
(الف) کیف (ب) ھل (ج) کم۔
(125) اگر انّی بمعنی کیف ہو تو ـــــ عام ہو جائیں گے۔
(الف) أحوال (ب) مقامات (ج) دونوں۔
(126) دبر کھیتی کی جگہ نہیں بلکہ ـــــ کی جگہ ہے۔
(الف) پاخانہ (ب) خون (ج) پیشاب۔
(127) عورت کے دبر میں وطی کو حرام کہنا ـــــ ہے۔
(الف) ظنی (ب) قطعی (ج) دونوں غلط ہیں
(128) عورت کیساتھ لواطت کو حلال جاننے والے کو کافر ـــــ جائے گا۔
(الف) ہی کہا جائے (ب) نہیں کہا (ج) کہنے میں سکوت کیا۔
(129) دبر میں وطی کو ـــــ کی حالت میں اذی کی علت کی وجہ سے حرام کیا گیا ہے۔
(الف) حیض (ب) استحاضہ (ج) طہر۔
(130) مردوں کیساتھ لواطت ـــــ طور پر حرام ہے۔
(الف) قطعی (ب) ظنّی (ج) قیاسی۔

(131) اللہ عزوجل کا فرمان "قواریر من فضۃ" کس کے اوصاف کے بارے میں ہے

(الف) دوزخ کے برتنوں (ب) جنت کے برتنوں (ج) دنیا کے برتنوں

(132) قارورہ چاندی کا نہیں ہوتا بلکہ ـــــ کا ہوتا ہے۔

(الف) لوہے (ب) سونے (ج) شیشے۔

(133) جب غور و فکر کیا گیا تو قارورہ کی ـــــ صفتیں پائیں۔

(الف) دس (ب) بارہ (ج) دو۔

(134)۔ چاندی کی کتنی صفتیں پائیں جب طلب کیا۔

(الف) دو (ب) تین (ج) چار

(135)۔ جنت کے برتن ـــــ ہونے میں قارورہ ہیں۔

(الف) صاف و شفاف (ب) سفید (ج) کالا۔

(136)۔ جنت کے برتن ـــــ ہونے میں ـــــ کی طرح ہیں

(الف) سفید، چاندی (ب) کالے، کوئلے (ج) سونے، پیلے۔

(137) - وہ کلام جس میں بہت سے معانی جمع ہو گئے ہوں اور مراد اس قدر پوشیدہ ہو گئی ہو نفس عبارت سے معلوم نہ ہو سکتی ہو بلکہ متکلم سے استفسار پھر طلب پھر رجوع کرنا پڑے اسے ـــــ کہتے ہیں۔

(الف) مشکل (ب) متشابہ (ج) مجمل۔

(138) مجمل کی تعریف میں ازدحام سے مراد کسی معنی کو ترجیح دیئے بغیر لفظ میں ـــــ کا اکٹھا ہونا ہے۔

(الف) تین (ب) چار (ج) تمام۔

(139) آیت "اِنَّ الإنسان خُلِقَ هلوعا" میں لفظ هلوعا ـــــ کی مثال ہے

(الف) مشکل (ب) مفسّر (ج) مجمل۔

(140)۔ مجمل کی تعریف میں اِزْدِحَام ـــــ ہے۔

(الف) جنس (ب) نوع (ج) فصل

(141)۔ مجمل ـــــ طلب کا محتاج ہوتا ہے

(الف) تین (ب) دو (ج) پانچ

(142)۔ مجمل میں ـــــ کی نسبت زیادہ خفاء ہوتا ہے۔

(الف) مفسّر (ب) خفی (ج) مشکل

(143)۔ وہ کلام جس کی مراد کے حق ہونے کا اعتقاد ہو اور اس میں توقف ہو یہاں تک کہ مجمل کے بیان سے کلام کی مراد ظاہر ہو جائے۔ وہ کس کا حکم کہلائے گا۔

(الف) مفسّر (ب) مجمل (ج) مشکل۔

Scanned with CamScanner

(144) - آیت "اقیموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ" میں الصلوٰۃ اور الزکوٰۃ ____ کی مثال ہے۔

(الف) مفسّر (ب) مجمل (ج) مشکل

(145) ____ قعود، قیام، رکوع، سجود پر مشتمل ہے۔

(الف) نماز (ب) جہاد (ج) حج۔

(146) زکوٰۃ کے لغوی معنی ____ ہیں۔

(الف) زیادہ ہونا (ب) کم ہونا (ج) سست ہونا۔

(147) - سونے میں زکوٰۃ ____ پہنچایاں تک کہ مثقال کو نہ پہنچ جائے۔

(الف) نہیں، بیس (ب) پہلے، دس (ج) پہلے، پچاس۔

(148) چاندی جب ____ درہم کو پہنچ جائے تو اس میں زکوٰۃ ہوگی۔

(الف) 300 (ب) 400 (ج) 200

(149) زکوٰۃ کیلئے نصاب کا مالک ہونا اور سال گزرنا ____ ہے

(الف) علت اور شرط (ب) شرط اور علت (ج) سبب اور شرط۔

(150) اللہ عزوجل کے فرمان "وحرم الربوٰ" میں ربو ____ ہے۔

(الف) مجمل (ب) مشکل (ج) متشابہ۔

(151) ہر زیادتی اور نفع ____ نہیں ہے۔

(الف) حرام (ب) مکروہ (ج) حلال۔

(152) وہ کلام جسکی مراد کے سمجھنے کی امید منقطع ہو گئی ہو وہ ____ ہے۔

(الف) متشابہ (ب) مشکل (ج) مفسّر

(153) متشابہ کے ظاہر ہونے کی امید ____ ہو چکی ہوتی ہے۔

(الف) ختم (ب) باقی (ج) ختم نہیں۔

(154) وہ کلام جس کے صحیح معنی سمجھنے سے پہلے اس کے حق ہونے کا اعتقاد ہو وہ ____ کہلاتا ہے۔

(الف) مفسّر (ب) محکم (ج) متشابہ

(155) - متشابہ کا علم ہمیں ____ سے پہلے معلوم نہیں ہو سکے گا۔

(الف) قیامت (ب) فنائے دنیا (ج) صور پھونکنے

(156) متشابہ میں خفاء امت کے حق میں ہے نہ کہ ____ کے حق میں۔

(الف) اللہ اور رسول (ب) رسول اللہ علیہ السلام (ج) دونوں۔

(157) اگر متشابہ کی مراد رسول اللہ علیہ السلام کو معلوم نہ ہو تو ____ کا فائدہ باطل ہو جائے گا

(الف) تخاطب (ب) تقابل (ج) تقاتل۔

Scanned with CamScanner

(158) ۔ احناف کے نزدیک اللہ عزوجل کے قول "الا اللہ" پر ـــــ واجب ہے ۔
(الف) عمل (ب) وقف (ج) کشف ۔
(159) جو لوگ جہل میں مبتلاء ہیں ان کی آزمائش یہ ہے کہ وہ لوگ علم کو ـــــ اور علم میں مشغول رہیں
(الف) سیکھیں (ب) سکھائیں (ج) پھیلائیں ۔
(160) ـــــ کی آزمائش یہ ہے کہ وہ متشابہات قرآن میں غور و فکر نہ کریں
(الف) اہل علم (ب) اہل کتاب (ج) اہل قدر
(161) متشابہ کی کتنی قسمیں ہیں ۔
(الف) تین (ب) چار (ج) دو ۔
(162) الٓمٓ اور حٰمٓ ایسے لفظ ہیں کہ ان کی مراد معلوم ـــــ ۔
(الف) ہی نہیں ہوتی (ب) ہوتی (ج) کرنا ناممکن ہے ۔
(163) وہ متشابہ جس کے لغوی معنی معلوم لیکن مراد کی معنی نہ معلوم ہوں وجہ یہ ہے کہ ظاہری معنی ـــــ کے خلاف ہوتے ہیں ۔
(الف) محکم (ب) مفسّر (ج) متشابہ ۔
(164) اَمّا ـــــ اِسْمٌ لِکُلِّ لَفْظٍ اُرِیْدَ بِہٖ مَا وُضِعَ لَہٗ ۔
(الف) المفسّر (ب) الحقیقہ (ج) المجاز ۔
(165) حقیقت کی تعریف میں "اُرِیْدَ بِہٖ مَا وُضِعَ لَہٗ" ـــــ کو خارج کرتا ہے
(الف) مہمل اور مجاز (ب) مہمل اور حقیقت (ج) حقیقت اور موضوع
(166) ۔ حقیقت کی تعریف میں وضع سے مراد لفظ کو معنی کیلئے اس طور پر متعین کرنا کہ لفظ اس معنی پر بغیر کسی ـــــ کے دلالت کرسکے ۔
(الف) قرینہ (ب) وجہ (ج) صورت ۔
(167) ۔ اگر تعیین کسی واضع لغت نے کی تو یہ تعیین ـــــ ہوگی ۔
(الف) لغوی (ب) شرعی (ج) عرفی ۔
(168) اگر تعیین شارع کی طرف سے ہو تو تعیین ـــــ ہوگی ۔
(الف) شرعی (ب) عرفی (ج) لغوی
(169) ۔ اگر تعیین کسی مخصوص جماعت کی طرف سے ہو تو ـــــ ہوگی ۔
(الف) تعیینِ عرفی (ب) تعیینِ شرعی (ج) تعیینِ لغوی

Scanned with CamScanner

(170) - مجاز میں عموم ـــــ معتبر ہے۔
(الف) وضع (ب) عمل (ج) سکون۔
(171) ـــــ کا حکم معنی موضوع لہ کا ثابت ہونا خواہ وہ عام ہو یا خاص
(الف) مجاز (ب) حقیقت۔ (ج) مفسّر
(172) - حقیقت ـــــ اور ـــــ دونوں کیساتھ جمع ہوتی ہے۔
(الف) خاص، عام (ب) ظاہر اور نص (ج) عام اور نص۔
(173) آیت "یاأیھا الذین آمنوا ارکعوا" ـــــ کے بارے میں خاص ہے۔
(الف) سجود (ب) ایمان (ج) رکوع۔
(174) آیت "یاأیھا الذین آمنوا ارکعوا" مکلفین کے اعتبار سے ـــــ ہے۔
(الف) خاص (ب) عام (ج) مشترک
(175) - أمّا ـــــ فانتم یراد بہ غیر ما وضع لہ لمناسبت بینھما۔
(الف) المشترک (ب) الحقیقت (ج) المجاز۔
(176) لفظ ارض اور سماء کے معنی کے درمیان مناسبت ـــــ ہے
(الف) ہے (ب) نہیں (ج) مناسبت تامہ۔
(177) - مجاز کی تعریف مجاز بالزیادت پر صادق ـــــ ہے۔
(الف) نہیں آتی (ب) آتی (ج) کبھی آتی ہے کبھی نہیں آتی
(178) - لیس کمثلہ شیء ـــــ کی مثال ہے۔
(الف) مجاز بالرعایت (ب) مجاز بالزیادت (ج) مجاز بالفراغت
(179) - کاف کا موضوع لہ ـــــ ہے۔
(الف) تاکید (ب) تأسیس (ج) تشبیہ۔
(180) حقیقت اور دونوں کی تعریف میں حیثیت کی قید کا ـــــ ہے۔
(الف) نہ ہونا (ب) ہونا (ج) بالکل نہ ہونا
(181) لفظ صلوٰۃ لغت میں ـــــ کیلئے موضوع ہے۔
(الف) نماز (ب) روزہ (ج) دعا۔
(182) لفظ صلوٰۃ شریعت میں ـــــ کیلئے ہے۔
(الف) أرکان غیر معلومہ (ب) أرکان معلومہ (ج) أرکان موعوزہ۔
(183) لفظ صلوٰۃ لغت کی حیثیت سے دعا میں ـــــ ہے
(الف) حقیقت (ب) مجاز (ج) حقیقت و مجاز دونوں۔
(184) لفظ صلوٰۃ من حیث اللغت أرکان معلومہ کیلئے ـــــ ہے
(الف) مجاز (ب) حقیقت (ج) خاص

Scanned with CamScanner

(185) لفظاً صلوٰۃ اصطلاح شرع میں ارکان معلومہ میں ـــــ ہے۔
(الف) مجاز (ب) حقیقت (ج) نہ حقیقت نہ مجاز
ـــــ کا حکم یہ ہے کہ وہ معنی جس کے لیے لفظ کو مجاز استعمال کیا گیا ہے وہ ثابت ہو خواہ خاص ہو یا عام ہو۔
(الف) خاص (ب) عام (ج) مجاز۔
(186) مجاز خاص اور عام ہونے میں ـــــ کی طرح ہے۔
(الف) مشترک (ب) مؤول (ج) حقیقت۔
(187) - مجاز کے عام ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ایک ـــــ کے تمام افراد کو عام ہو۔
(الف) نوع (ب) جنس (ج) فصل
(188) - صاع سے وہ تمام چیزیں مراد لی جاتی ہیں جو صاع میں ـــــ ہو سکتی ہوں۔
(الف) حلول کر سکتی ہوں (ب) داخل ہو سکتی ہوں (ج) الف اور ب دونوں
(189) - جو چیز صاع میں داخل ہو سکتی ہو وہ ساری مراد لینا یہ ـــــ کا مذہب ہے۔
(الف) احناف (ب) شوافع (ج) حنابلہ۔
(190) ـــــ کے نزدیک مجاز میں عموم نہیں ہے کیوں کہ یہ ضرورتاً ہوتا ہے۔
(الف) امام اعظم علیہ الرحمۃ (ب) امام زفر علیہ الرحمۃ (ج) امام شافعی علیہ الرحمۃ
(191) - جب کلام میں حقیقت متعذر ہو تو ـــــ کی طرف پھیرا جائے گا۔
(الف) مشترک (ب) حقیقت (ج) مجاز
(192) ـــــ کے نزدیک حقیقت کا عموم اس کے حقیقت ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ ایک امر ـــــ کی دلالت کی وجہ سے ہے۔
(الف) احناف، زائد (ب) شوافع، زائد (ج) حنابلہ، زائد۔
(193) - الف لام یا نکرہ کا سیاق نفی میں واقع ہونا ـــــ کی مثال ہے۔
(الف) امر زائد (ب) امر واحد (ب) امر فاسد
(194) حقیقت کا ہونا عموم کیلئے شرط ـــــ ہے اور مجاز کا ہونا عموم سے ـــــ نہیں ہے۔
(الف) نہیں، مانع (ب) مانع، شرط (ج) واجب، شرط
(195) - مجاز ـــــ کی اقسام سے ہے۔
(الف) لفظ (ب) معنی (ب) دونوں کی۔
(196) متکلم حقیقت پر قدرت رکھتے ہوئے مجاز کیسا تھ تلفظ کرتا ہے تاکہ ایسی بلاغتوں اور مناسبتوں کی رعایت ہو سکے جو ـــــ میں نہیں ہے
(الف) مجاز (ب) حقیقت (ج) صریح۔

(196) - سامع کیلئے ضروری ہے کہ وہ اولاً کلام کو ــــ کی طرف پھیرے۔
(الف) مجاز (ب) کنایہ (ج) حقیقت۔
(197) - اگر کلام کو حقیقت پر محمول کرنا درست نہ ہو تو اسکو ــــ کیطرف پھیرے۔
(الف) حقیقت (ب) مجاز (ج) کنایہ۔
(198) - ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں لفظ صاع کو ہر اس چیز کیلئے ــــ بنایا جو اس میں حلول کرسکے۔
(الف) خاص (ب) عام (ج) مشترک۔
(199) - شریعت میں نفس صاع کی بیع دو کے بدلے ــــ ہے۔
(الف) حرام (ب) مکروہ (ج) جائز۔
(200) - حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ ابن عمر رضی اللہ کی حدیث میں حرف لفظ ــــ کو مقدر مانتے ہیں
(الف) طعام (ب) اطعام (ج) معطی۔
(201) ایک قول یہ ہے کہ عموم مجاز کے قائل نہ ہونے میں امام شافعی کی طرف نسبت ان پر ــــ ہے۔
(الف) بہتانِ عظیم (ب) بہتانِ غریب (ج) بہتانِ عجیب۔
(202) امام شافعی کے نزدیک طعم حرمت ــــ کی علت ہے۔
(الف) ربو (ب) طعم (ج) ھبہ۔
(203) کچے اور چونے میں تفاضل حرام نہ ہوگا کیونکہ ــــ عام نہیں ہوتا۔
(الف) عام (ب) خاص (ج) مشترک۔
(204) حقیقت کی پہچان یہ ہے کہ معنی حقیقی اپنے مصداق ــــ سے جدا نہیں ہوتا۔
(الف) مسمّٰی (ب) مجمّٰی (ج) منفی۔
(205) جو اپنے مصداق پر صادق آئے اور اس سے الگ بھی ہو جائے وہ ــــ ہے۔
(الف) حقیقت (ب) مجاز (ج) خاص۔
(206) یقال للأب أب و ــــ أن یقال إنہ لیس بأب۔
(الف) یصح (ب) ولا یصح (ج) یجوز۔
(207) بہادر کو شخص کو یہ کہنا کہ وہ شیر نہیں ہے ــــ ہے۔
(الف) درست ہے (ب) جائز نہیں (ج) حرام۔
(208) جب تک حقیقت پر عمل ہو سکتا ہو مجاز ــــ ہو جائے گا۔
(الف) قائم (ب) ساقط (ج) مکروہ۔
(209) معنی مجازی مستعار ہوتے ہیں اور مستعار ــــ مزاحم نہیں ہوتا۔
(الف) فرع کے (ب) اصل کے (ج) کسی کے بھی

Scanned with CamScanner

(210) آیت " ولکن یؤاخذکم بما عقدتم الأیمان" میں مذکور عقد ـــــ پر محمول ہے۔
(الف) ماینعقد (ب) مالا ینعقد (ج) ماینعقد ومالا ینعقد۔
(211) یمین کی ـــــ قسمیں ہیں۔
(الف) پانچ (ب) دس (ج) تین۔
(212) وہ قسم جس میں فعل ماضی پر عمداً جھوٹی قسم کھائی جائے وہ ـــــ ہوتی ہے۔
(الف) یمینِ لغو (ب) یمین غموس (ج) یمین منعقدہ۔
(213) وہ یمین جس میں فعل ماضی پر حق گمان کرکے جھوٹی قسم کھائی ہو ـــــ ہے۔
(الف) یمینِ غموس (ب) لغو یمین (ج) یمینِ منعقدہ۔
(214) وہ یمین جس میں آنے والے فعل پر قسم کھائی ہو ـــــ ہے۔
(الف) یمین منعقدہ (ب) یمین لغو (ج) یمین غموس۔
(215) عندنا یمین غموس میں کفارہ ـــــ۔
(الف) نہیں ہے (ب) ہے (ج) حرام ہے
(216) عندنا یمین منعقدہ میں ـــــ ہوتا ہے اور بالاتفاق ہے۔
(الف) گناہ اور کفارہ (ب) صرف گناہ (ج) صرف کفارہ۔
(217) عندنا یمین غموس میں ـــــ ہے ـــــ نہیں ہے۔
(الف) گناہ، کفارہ (ب) کفارہ، گناہ (ج) گناہ اور کفارہ دونوں
(218) عند الشافعی یمین غموس میں ـــــ ہوتا ہے۔
(الف) گناہ اور کفارہ (ب) صرف گناہ (ج) صرف کفارہ۔
(219) آیت مبارکہ "ولا تنکحوا ما نکح آباؤکم من النساء" میں نکاح ـــــ
پر محمول ہوگا۔ لنکہ ـــــ پر۔
(الف) وطی، عقد (ب) عقد، وطی (ج) وطی، وطی
(220) آیت میں لفظِ نکاح وطی حلال، حرام، بملک یمین سب کو ـــــ ہوگا۔
(الف) شامل (ب) شامل نہیں (ج) شامل ہوگا نہیں بھی۔
(221) نکاح کے لغوی معنی ـــــ ہیں۔
(الف) فروش (ب) فتح (ج) ضمّ۔
(222) عند الشافعی زنا سے حرمتِ مصاہرت ثابت ـــــ ہے۔
(الف) ہو جاتی (ب) نہیں ہوتی (ج) ہونے میں اختلافِ اقوال۔
(223) ایک لفظ سے حقیقت و مجاز مراد لینا ـــــ ہے۔
(الف) محال (ب) واجب (ج) حرام۔
(224) عند الشافعی اگر ایک لفظ سے حقیقت و مجاز مراد لینا درست ہو تو ـــــ ہیں
(الف) دونوں معنی مراد لے سکتے (ب) دونوں معنی نہیں لے سکتے (ج) اختیار۔

Scanned with CamScanner

(225) لفظاً حقیقت اور مجاز دونوں کیسا تھ ایک ساتھ متصف ــــ ہے
(الف) ہوسکتا (ب) نہیں ہوسکتا (ج) کبھی بھی نہیں ہوسکتا
(226) حقیقت اور مجاز دونوں مستقلاً ایک ساتھ مراد ہوں یہ ــــ کے نزدیک جائز ہے۔
(الف) امام اعظم علیہ الرحمۃ (ب) امام شافعی علیہ الرحمۃ (ج) صاحبین علیہما الرحمۃ۔
(227) زمانِ واحد میں لا البس واحد پر ثوبِ واحد کا ماننا اور عادۃً ہونا ــــ ہے
(الف) محال (ب) جائز (ج) واجب۔
(228) لفظِ مولیٰ ــــ معنوں کے درمیان مشترک ہے۔
(الف) دو (ب) تین (ج) چار
(229) کسی آدمی نے اپنے موالی کیلئے وصیت کی اور اس کے لیے معتِق اور معتَق
دونوں ہوں تو وصیت ــــ ہو جائے گی۔
(الف) نافذ (ب) باطل (ج) فاسد۔
(230) لفظِ موالی معتَق میں ــــ ہے۔
(الف) مجاز (ب) حقیقت (ج) حقیقت اور مجاز دونوں۔
(231) خمر کا ایک قطرہ پینے سے حد ــــ ہوجاتی ہے۔
(الف) واجب (ب) واجب نہیں (ج) ساقط۔
(232) خمر کے علاوہ چیزیں جب تک نشہ آور نہ ہوں نہ حرام ہوتی
ہیں اور نہ موجب ــــ ہوتی ہیں۔
(الف) حد (ب) ضربِ جلدہ (ج) جلاء وطنی۔
(233) بیٹوں کو وصیت کرنیکی صورت میں پوتے مراد ــــ
(الف) ہونگے (ب) نہیں ہونگے (ج) لینا جائز نہیں۔
(234) لفظِ ابن پیٹوں کے معنی میں ــــ ہے۔
(الف) مجاز (ب) حقیقت (ج) حقیقت اور مجاز دونوں۔
(235) صاحبین کے نزدیک لفظِ ابن بیٹے اور پوتے دونوں کے لیے بولا
جاتا ہے ظاہر کے اعتبار سے تو وصیت میں پوتے ــــ ہونگے
(الف) شامل ہو (ب) شامل نہیں (ج) دونوں نہیں۔
(236) - عند نا اللہ عزوجل کے قول "اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ" میں لمس
سے لمس بالید مراد ــــ جائے گا۔
(الف) نہیں لیا (ب) لیا (ج) نہ بالید نہ جماع مراد۔
(237) "لٰمستم" لمس بالید میں ــــ ہے اور ــــ میں مجاز ہے۔
(الف) حقیقت، جماع (ب) مجاز، وطی (ج) مشترک، جماع،

(238) آیت "أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَآءَ" میں لمس سے بالإجماع ـــــ مراد ہے
(الف) حقیقت (ب) مجاز (ج) کنایہ۔
(239) حربی نے کہا "آمِنُونَا علی أَبْنَائِنَا وَمَوَالِيْنَا" تو اس صورت میں أبناء میں أبناء الأبناء داخل ـــــ اور موالی میں ـــــ داخل ہونگے۔
(الف) ہونگے، موالی الموالی (ب) نہیں، موالی الموالی (ج) دونوں نہیں۔
(240) أجداد اور جدّات اطلاق لفظ میں آباء اور اُمہات کے فروع اور ـــــ ہیں۔
(الف) تابع (ب) متبوع (ج) صفت۔
(241) أجداد اور جدّات خلقت میں آباء اور اُمہات کے ـــــ ہیں
(الف) اُصول (ب) فروع (ج) نہ فروع نہ اُصول۔
(242) جب کسی آزاد نے اپنے أبو کو خریدا تو أبو اس بیٹے پر محقق ـــــ آزاد ہو جائے گا۔ (الف) أبوّت (ب) بنوّت (ج) حرّیت
(243) ۔ آیت "حرّمت علیکم اُمہاتکم" میں جدّات کی حرمت ـــــ سے ثابت ہے۔
(الف) دلالۃ النص (ب) اشارۃ النص (ج) عبارۃ النص۔
(244) ننگے پاؤں داخل ہونا وضع قدم کی ـــــ ہے۔
(الف) حقیقت (ب) مجاز (ج) حقیقت اور مجاز دونوں۔
(245) جوتے پہن کر داخل ہونا وضع قدم کا ـــــ ہے۔
(الف) مجاز (ب) حقیقت (ج) نہ حقیقت نہ مجاز۔
(246) کسی نے قسم کھائی کہ فلاں کے گھر قدم نہیں رکھوں گا پھر اس نے بغیر داخل ہوئے فقط قدم رکھا تو حانث ـــــ
(الف) نہیں ہوگا (ب) ہو جائے (ج) دونوں غلط۔
(247) اس قول "فی دار فلان" سے مراد ـــــ ہوگا۔
(الف) فی مکان فلان (ب) فی مسکن فلان (ج) فی مکمن فلان۔
(248) کسی نے کہا "عبدی حرٌّ یوم یقدم فلانٌ" تو قائل ـــــ ہو جائے گا جبکہ فلاں رات کو آئے یا دن کو۔
(الف) حانث نہیں (ب) حانث ہو (ج) قاتل۔
(249) "عبدی حرٌّ یوم یقدم فلانٌ" میں قائل/حالف حانث ہوگا ـــــ کے اعتبار سے۔
(الف) عموم مجاز (ب) مجاز متعارف (ج) حقیقت۔
(250) "یوم" دن اور رات کے درمیان ـــــ ہے۔
(الف) خاص (ب) مجاز (ج) مشترک۔

Scanned with CamScanner

(251) اگر فعل ممتد ہو تو یوم سے مراد ـــــ ہوتا ہے۔
(الف) دن (ب) رات (ج) دونوں۔
(252) اگر فعل غیر ممتد ہو تو یوم سے مراد ـــــ ہوگا۔
(الف) دن (ب) رات (ج) مطلق وقت۔
(253) "یقدم" فعل ـــــ کی مثال ہے۔
(الف) غیر ممتد (ب) ممتد (ج) ممتد اور غیر ممتد۔
(254) "طلقت امرأتی" فعل ـــــ کی مثال ہے۔
(الف) ممتد (ب) غیر ممتد (ج) فعل ممتد اور غیر ممتد۔
(255) مضاف الیہ اور عامل دونوں فعل ممتد ہوں تو یوم سے مراد ـــــ ہوگا۔
(الف) رات (ب) مطلقاً وقت (ج) دن۔
(256) اگر مضاف الیہ اور عامل میں سے ایک ممتد اور دوسرا غیر ممتد ہو تو ـــــ معتبر ہوگا
(الف) مضاف الیہ (ب) عامل (ج) دونوں۔
(257) "لِلّٰہِ عَلَیَّ صَوْمُ رَجَبَ" اس کے حقیقی معنی ـــــ ہیں اور مجازی معنی ـــــ
(الف) نذر، نذر (ب) یمین، یمین (ج) نذر، یمین۔
(258) کسی نے قسم کھائی "للہ علی صوم رجب" اور نذر اور قسم دونوں یا صرف قسم کی نیت کی اور دل میں نذر کا خیال بھی پیدا نہیں ہوا تو ـــــ مراد ہوگی۔
(الف) صرف نذر (ب) صرف قسم (ج) نذر اور قسم دونوں۔
(259) ـــــ سے پہلے صوم رجب مباح الفعل اور مباح الترک تھا۔
(الف) قسم (ب) یمین (ج) نذر
(260) نذر کے بعد فعل واجب اور ترک ـــــ ہو گیا۔
(الف) حلال (ب) واجب (ج) حرام۔
(261) حلال کو حرام کرنا ـــــ ہے۔
(الف) نذر (ب) یمین (ج) نذر اور یمین دونوں۔
(262) یمین حقیقت ـــــ کی طرح ہے۔
(الف) مستعملہ (ب) متروکہ (ج) مستعملہ۔
(263) کسی نے اپنے ذی رحم محرم کو خریدا تو یہ خریدنا ـــــ کے اعتبار سے مالک بننا ہوگا
(الف) موجب (ب) صیغہ (ج) صیغہ اور موجب دونوں۔
(264) ذی رحم محرم کے مالک ہونے کا موجب اور مقتضی ـــــ ہے۔
(الف) شراء (ب) عتق (ج) بیع۔
(265) شراء ملک کی ـــــ ہے۔
(الف) علت (ب) غرض (ج) محتاج۔

Scanned with CamScanner

(266) ملک قریب یعنی ذی رحم کا مالک ہونا ـــــ کی علت ہے۔
(الف) شراء (ب) عتق (ج) بیع۔
(267) استعارہ کا طریقہ یہ ہے کہ دو چیزوں کے درمیان ـــــ ہو۔
(الف) اتصال (ب) اتحاد (ج) اتفاق۔
(268) استعارہ اور مجاز ـــــ کی اصطلاح میں مترادف ہیں۔
(الف) مناطقہ (ب) بلغاء (ج) اُصولیین۔
(269) استعارہ ـــــ کے نزدیک مجاز کی قسم ہے۔
(الف) فصحاء (ب) نحاۃ (ج) بُلَغاء۔
(270) بلغاء کے نزدیک اگر مجاز میں تشبیہ کا علاقہ ہو تو وہ اپنے تمام اقسام کے ساتھ ـــــ کے ساتھ موسوم کیا جاتا ہے۔
(الف) حقیقت (ب) مجاز (ج) استعارہ۔
(271) عند البلغاء، اگر مجاز میں تشبیہ کے علاوہ پچیس علاقوں میں سے کوئی علاقہ ہو تو وہ ـــــ کے ساتھ موسوم ہوتا ہے۔
(الف) مجاز متعارف (ب) مجاز عموم (ج) مجاز مرسل۔
(272) مصنف نے مجاز مرسل کے تمام علاقوں کو ـــــ کے ساتھ تعبیر کیا ہے۔
(الف) معنًی (ب) صورۃً (ج) دونوں کے ساتھ۔
مصنف نے تشبیہ کو اپنے قول ـــــ سے تعبیر کیا ہے۔
(الف) صورۃً (ب) معنًی (ج) دونوں کے ساتھ۔
(273) (تسمیۃ المطر سماءً) ـــــ کی مثال ہے۔
(الف) اتصال معنوی (ب) اتصال صوری (ج) دونوں۔
(274) رجل کو شیر کہا تو حیوانیت کے اعتبار سے موسوم ـــــ گا۔
(الف) کیا جائے (ب) نہیں کیا جائے (ج) دونوں جائز ہیں۔
(275) حیوانیت شیر کے ساتھ خاص ـــــ۔
(الف) عام (ب) خاص نہیں (ج) خاص نہیں
(276) احکام شرعیہ میں اتصال سببیت اور تعلیل کے اعتبار سے ـــــ کی مثال ہے۔
(الف) اتصال صوری (ب) معنوی (ج) دونوں۔
(278) ملک رقبہ ـــــ کا سبب ہے۔
(الف) ملک متعہ (ب) ملک عقبہ (ج) ملک حسنہ
(279) معنی مشروع میں اتصال کہ وہ کیسے مشروع ہوا ہے ـــــ کی مثال ہے۔
(الف) اتصال معنوی (ب) اتصال صوری (ج) دونوں۔

Scanned with CamScanner

(280) کفالہ اور حوالہ کے درمیان اتصال ____ کی نظیر ہے۔
(الف) اتصال معنوی (ب) اتصال صوری (ج) دونوں

(281) صدقہ اور ھبہ میں ملک بغیر کسی ____ ثابت ہوتی ہے۔
(الف) عوض کے (ب) رشوت کے (ج) قصد کے۔

(282) مصنف علیہ الرحمہ نے ____ کی تفصیل ترک کردی۔
(الف) اتصال صوری (ب) اتصال معنوی (ج) دونوں کی۔

(283) معنی حقیقی اور معنی مجازی کے درمیان جو اتصال صوری شرعی سببیت اور تعلیل کے لحاظ سے ہوتا ہے اس کی ____ اقسام ہیں۔
(الف) چار (ب) دو (ج) پانچ۔

(284) کس کا علاقہ اشرف ہے۔
(الف) تعلیل (ب) سببیت (ج) اتصال۔

(285) تعلیل کا علاقہ اشرف اس لیے ہے کیونکہ حکم علت کی طرف ____ اور ____ دونوں طرح منسوب ہوتا ہے۔
(الف) وجودًا اور عدمًا (ب) علمًا اور عدمًا (ج) وجودًا وجودًا

(286) علت وہ ہوتی ہے جس پر ____ مرتب ہو۔
(الف) حکم (ب) محکوم علیہ (ج) علت۔

(287) حکم اس اثر کو کہا جاتا ہے جو کسی شے پر ____ ہو۔
(الف) مرتب (ب) مرتب نہ ہو (ج) کبھی مرتب ہو کبھی نہ ہو۔

(288) جب دونوں میں سے ہر ایک محتاج اور محتاج الیہ ہوں تو ایک ہر ایک کو ذکر کرکے دوسرا کو ____ لیا جا سکتا ہے۔
(الف) مراد (ب) مراد نہیں (ج) مراد لے بھی سکتے ہیں نہیں بھی لے سکتے

(289) کسی نے کہا "اِنْ اشْتَرَیْتُ عَبْدًا فَھُوَ حُرٌّ ونوی بہ المِلْک" یا کہا "اِنْ مَلَکْتُ عَبْدًا فَھُوَ حُرٌّ ونوی بہ الشراء" تو دونوں میں ____ کے طور پر تصدیق کی جائے گی
(الف) دیانۃً (ب) قضاءً (ج) دونوں صورتوں میں۔

(290) شراء میں ملک میں کل کا اجتماع ____ ہے۔
(الف) شرط (ب) شرط نہیں (ج) حرام۔

(291) ملک میں کل کا اجتماع عرفًا ____ ہے۔
(الف) شرط (ب) شرط نہیں (ج) واجب۔

(292) کسی نے نصف غلام خرید کر آزاد کردیا پھر دوسرے نصف کا مالک ہوا تو شراء کی صورت میں دوسرا نصف ____ ہو جائے گا
(الف) آزاد (ب) آزاد نہیں (ج) کبھی بھی آزاد نہیں ہو جائے گا